جانباز مرزا

تیرے قدموں میں رہا تاج فرنگی کا وقار

تیری آواز سے ہے زلزلہ کہساروں میں   تیری آواز سے ہے حشر جہانداروں میں
تو نے آباد کئے سینکڑوں ایماں کے دیار   تیرے قدموں میں رہا تاجِ فرنگی کا وقار
تو نے دیکھا تو زمانے کی نگاہیں بدلیں   اک قدم تیرا اٹھا، کفر نے راہیں بدلیں
تیرا انداز خطابت ہے پیمبر کا سنگھار   تجھ سے وابستہ رہا ختم نبوت کا وقار
تیری اک ضرب سے زنجیرِ کہن ٹوٹ گئی   عہد افرنگ کی ہر شاخ چمن ٹوٹ گئی
شاہ گفتار ہے تو صاحبِ کردار ہے تو   وقت اک قافلہ ہے، قافلہ سالار ہے تو
جب بھی ٹکرایا کبھی کفر کے ایوانوں سے   ہاتھ الجھے ترے شاہوں کے گریبانوں سے
تیری تقریر سے تقدیر بدل جاتی تھی   آئینہ لاکھ ہو تصویر بدل جاتی تھی
پھر سے منصور کا اندازِ سخن پائیں گے   تیرے نغمات کبھی دار و رسن گائیں گے
گرچہ فرعون رہے تیرے خریداروں میں   تو خریدا نہ گیا مصر کے بازاروں مین
تجھ سے تاریخ کے عنوان بدل جائیں گے   تو نہ ہو گا تو مسلمان بدل جائیں گے

وقت دہرائے گا اس دور کے افسانے کو
عقل خود چاہے گی جانباز سے دیوانے کو